مشاہدات۔877

ابوسعید حنیف احمد محمود۔برطانیہ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت سیرت رسولؐ

وقت5-7منٹ

جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّ طَھُوْرًا (حضرت محمدؐ)

ساری زمین میرے لئے مسجد اور طہارت کا ذریعہ بنادی گئی ہے

(تقریر نمبر2)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَاتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ۔ اُولٰٓئِكَ فِیْ جَنّٰتٍ مُّکْرَمُوْنَ (المعارج:35-36)

اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں پر محافظ رہتے ہیں۔ یہی ہیں وہ جو جنتوں میں اِکرام کا سلوک کئے جائیں گے۔

اُوچہ می دارد بمدحِ کس نیاز
مدحِ اُو خود فخر ہر مدحت گرے

یعنی اُسے کسی کی تعریف کی کیا حاجت ہے اُس کی مدح کرنا تو ہر مدحت کرنے والے کے لیے باعثِ فخر ہے۔

معزز سامعین! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متعلق فرمایا ہے کہ مجھے ایسی فضیلتیں دی گئیں ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں جو یہ ہیں:

اوّل: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَۃَ شَھْرٍ کہ مجھے ایک مہینے کی مسافت کے برابر رُعب سے میری مدد کی گئی ہے۔

دوم: جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّ طَھُوْرًا فَاَیْنَمَا اَدْرَكَ الرَّجُلَ مِنْ اُمَّتِیَ الصَّلٰوۃُ یُصَلِّیْ کہ ساری زمین میرے لئے مسجد اور طہارت کا ذریعہ بنادی گئی ہے۔ جہاں بھی میری امت کے کسی آدمی پر نماز کا وقت آئے وہ وہاں نماز پڑھ سکتا ہے جبکہ دوسرے مذاہب والوں کو عبادت کرنے کے لئے عبادت خانے میں جانا پڑتا ہے۔

سوم: اُعْطِیْتُ الشَّفَاعَۃَ وَلَمْ یُعْطَ نَبِیٌّ قَبْلِیْ کہ مجھے شفاعت کا شرف حاصل ہوا ہے جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو حاصل نہیں ہوا۔

چہارم: بُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ کَافَّۃً وَکَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِهٖ خَاصَّۃً کہ مجھے تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے حالانکہ مجھ سے پہلے خاص قوم کے لئے نبی مبعوث ہوتا رہا۔

(سنن نسائی کتاب الغسل و التیمم از حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر:33)

صحیح مسلم کی ایک روایت کے مطابق یہ تین امور مزید بیان ہوئے ہیں۔

پنجم: اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ کہ مجھے جوامع الکلم دیئے گئے ہیں۔ یعنی ایسے مختصر الفاظ جو کثیر معانی ہوتے ہیں۔

ششم: اُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَآئِمُ کہ غنیمتیں میرے لئے جائز کی گئی ہیں۔

ہفتم: خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ کہ میرے ذریعہ نبیوں پر مہر لگائی گئی ہے۔

(مسلم کتاب المساجد)

ایک روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ فرمائے کہ

اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَاِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِهٖ (مسند احمد بن حنبل:17295)

کہ مَیں لَوحِ محفوظ میں اللہ کا بندہ اور خاتم النبیین قرار پایا ہوں جبکہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔

نیز بعض روایات میں مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں، میرا نام احمد رکھا گیا، مٹی کو میرے لیے پاکیزگی کا ذریعہ بنا دیا گیا اور میری امت کو بہترین امت بنایا گیا کی فضیلتوں کا ذکر ملتا ہے۔

(متفق علیہ)

سامعین! مجھے آج اِن سات مراتب میں سے دوسرے مرتبہ اور فضیلت یعنی "ساری زمین میرے لئے مسجد بنا دی گئی ہے" پر روشنی ڈالنی ہے۔ مسجِد ایسی سجدہ گاہ کو کہتے ہیں جو مسلمانوں کی عبادت گاہ کے طور پر خاص شکل دے کر بنائی گئی ہو۔ جس میں امام کے امامت کروانے کے لئے محراب ہو اور صحن والے حصہ کی طرف چھت کے ساتھ جُڑے مینارے ہوں اور بعض مساجد میں چھت میں خوبصورت Doom بھی بنائے جاتے ہیں اور طَہُور، طُہر سے نکلا ہے جس کے معنی انتہائی پاک وصاف جگہ جہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جاسکتی ہو۔

ہر مذہب اور فرقوں نے اپنے اپنے خداؤں کی عبادت بجالانے کے لئے عبادت خانے بنانے اور اُن کے نام دے رکھے ہیں۔ جیسے عیسائیوں کی عبادت گاہوں کو گرجا، ہندوؤں کی عبادت گاہوں کو مندر، سکھوں کی عبادت گاہوں کو گوردوارہ کہا جاتا ہے۔ یہودی اپنی عبادت گاہوں کو سینا گوگ (Synagogue) کہتے ہیں۔ یہ تمام مذاہب والے عموماً انہی عبادت گاہوں پر مخصوص دنوں اور وقت پر اکٹھے ہو کر عبادت کرتے ہیں۔ جبکہ مسلمانوں نے بھی دنیا بھر میں بہت ہی خوبصورت مساجد اور بیوت بنا رکھی ہیں اور اسلام کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو مساجد بنانے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا ہے۔

مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ

(بخاری)

کہ جس کس نے اللہ کے لئے مسجد بنائی اللہ نے اُس کے لئے جنت میں گھر بنایا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس ارشاد پر دنیا بھر میں بر شمار مخلص لوگوں، فرقوں اور تنظیموں نے لاکھوں کروڑوں مساجد نہ صرف بنوائی یا مساجد کی تعمیر میں حصّہ ڈالا۔

لیکن اِس کے ساتھ حضورؐ نے فرمایا کہ مسلمان پر نماز اور اللہ کی عبادت اِس حد تک فرض ہے کہ اگر کوئی مسجد قریب نہ بھی ہو تو نماز ترک نہیں کرنی بلکہ اپنے گھر میں، اپنے دفتر میں یا کسی بھی جگہ نماز پڑھ لی جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سرکارِ دوعالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء پر یہ فضیلت دے دی ہے کہ دنیا کی تمام زمین مسلمانوں کے لئے مسجد بنا دی گئی ہے۔ پاک وصاف بنا دی گئی ہے وہ جہاں اور جب چاہے نماز پڑھ لے۔ مسلمانوں کو اگر وضو کے لئے پانی نہ ملے تو اِسی زمین کی مٹی اُن کے لئے پانی کا موجب بن جاتی ہے اور نماز کے لئے اُنہیں پاک کر دیتی ہے کیونکہ وہ اِس مٹی پر مسح کر کے اُسی مٹی پر نماز پڑھ لیتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بھی مسلمان کو جہاں بھی نماز ملے تو وہ اُسے اسی جگہ ادا کرے کیونکہ تمام جگہیں پاک وصاف بنائی گئی ہیں۔ اِسی لئے ہم نے دیکھا ہے کہ عیسائی، یہودی، ہندو اور سکھ اپنی مخصوص عبادت گاہوں میں جا کر عبادت کرتے ہیں جبکہ مسلمان سڑکوں کے کنارے، پارکوں، میدانوں اور اپنی سواریوں پر بھی نماز پڑھتے نظر آتے ہیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو امریکہ کی سرزمین پر بطور مبلغ بھجوایا گیا تو کچھ عرصہ کے بعد قوانین کے مطابق جماعت احمدیہ کو حکومتی کاغذات میں رجسٹرڈ کروانے کی ضرورت پیش آئی تو رجسٹریشن کے وقت حکومتی کارندوں نے آپؓ سے کوئی ٹریڈ مارک بھی طلب کیا تو آپؓ نے یہی کہا کہ ہمارا ٹریڈ مارک نماز ہے جہاں بھی اور جب بھی نماز کا وقت آئے گا ہم وہاں ہی اُسے ادا کریں گے۔

سامعین! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ جو آج میری تقریر کا موضوع سخن ہے، میں ایک پیشگوئی بھی پنہاں ہے کہ اُمّتِ مسلمہ پر ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ جب ایک فرقہ والے دوسرے مسلمان فرقہ پر مساجد میں باجماعت نمازوں کی ادائیگی پر پابندی لگائیں گے، اُنہیں مساجد میں آکر نمازیں پڑھنے سے روکا جائے گا۔ اُن کی مسجدوں کو ڈھایا جائے گا، مینارے اور محرابیں توڑی جائیں گی۔ آج یہ کیفیت احمدی مسلمانوں کو اپنی ہی پیاری دھرتی پاکستان میں درپیش ہے۔ جہاں احمدی مساجد، بیوت الذکر اور عبادت گاہوں کو اِس لئے مسمار کیا جا رہا ہے کہ تمہیں کوئی حق نہیں کہ تم مسلمانوں جیسی مساجد بناؤ اور مسلمانوں کی طرز پر عبادت بجالاؤ۔ پاکستان میں شدت پسند ملّانوں اور دہشت گرد فرقوں کی طرف سے بعض جگہوں پر عیدین اور جمعہ کی ادائیگی پر رکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں۔ ہم خوش نصیب ہیں کہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم احمدی مسلمانوں کو مخاطب ہو کر فرما رہے ہیں اے احمدی مسلمانو! اسلام دشمن ملاؤں کی ایسی حرکتوں سے گھبراؤ مت، پریشان اور غمگین نہ ہو تمہارے لئے تو ساری زمین مسجد بنا دی گئی ہے۔ تم جہاں چاہو اپنی نمازیں ادا کرو۔ اپنے گھروں، اپنے ڈیروں پر، اپنے دفاتر پر نمازیں ادا کرو۔ ہمارے پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ

نے عید الاضحیٰ 2025ء کے موقع پر خطبہ عید میں بھی پاکستان کے احمدیوں کو توجہ ہے کہ اگر دشمنِ اسلام آپ کو نمازیں پڑھنے سے روکتا ہے تو اپنے گھروں میں نمازیں ادا کر لو۔ یوں کئی اور برکتوں کو بھی سمیٹنے کا موقع ملتا ہے۔ نمازیں پڑھنے سے برکتوں اور نور کا جو انتشار ہوتا ہے وہ پہلے مسجدوں اور چند دیگر جگہوں تک محدود تھا۔ اب گھر گھر، محلّہ محلّہ، قریہ قریہ کوہ بہ کو اور ڈیرہ بہ ڈیرہ جب نمازیں ادا ہوں گی تو تمام زمین نور کے انتشار سے بھر دی جائے گی چنانچہ جو چراغ آج سے 136 سال قبل قادیان میں مسجدِ اقصیٰ اور مسجدِ مبارک کی صورت میں روشن ہوا تھا وہ اب ملک ملک، شہر شہر، قریہ قریہ اور گلی گلی میں ہزاروں مساجد کی تعمیر سے پھیلنے لگا ہے اور بیسیوں ایسے جزائر اور ملک ہیں جہاں سب سے پہلے جماعت احمدیہ کو مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے۔ الحمد للہ۔ اور دوسری برکت یہ مل رہی ہو گی کہ ہمیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک و مقدس صحابہ سے ملا دیا گیا ہے۔ کفارِ مکہ اور دشمنانِ اسلام نے صحابہ کو سرعام نمازیں پڑھنے سے روکا تھا وہ چھپ چھپ کر نمازیں پڑھتے تھے اور آج مولویوں کے کفار مکّہ سے ملتے اعمال کے پیش نظر انہیں ابو جہل جیسے دشمن سے ملا دیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے یہ الفاظ کیا کمال سے پورے ہو رہے ہیں۔

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مَے اُن کو ساقی نے پلا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

سامعین! حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اِس کی تشریح میں ایک لطیف نکتہ یوں بیان فرمایا ہے کہ ”دوسری خصوصیت آپؐ کی یہ ہے کہ آپؐ کے لئے ساری زمین مسجد بنا دی گئی جس کے نتیجہ میں ایک مسلمان جہاں بھی اُسے نماز کا وقت آجائے اپنی نماز ادا کر سکتا ہے اور دوسری قوموں کی طرح اُسے کسی خاص جگہ کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ یہ اِس لئے ضروری تھا تا کہ مسلمانوں کے وسیع مجاہدانہ پروگرام میں سہولت پیدا کی جائے۔ اِسی طرح آپؐ کے لئے زمین طہارت کا ذریعہ بھی بنا دی گئی جس کا ادنیٰ پہلو یہ ہے کہ اگر پانی نہ ملے تو ایک مسلمان وضو کی جگہ پاک مٹی کے ساتھ تیمّم کر کے نماز ادا کر سکتا ہے اور یہ پانی اور مٹی کا جوڑ حضرت آدمؑ کی خلقت کے پیشِ نظر رکھا گیا ہے جنہیں قرآنی محاورہ کے مطابق گیلی مٹی سے پیدا کیا گیا تھا۔“

(چالیس جواہر پارے صفحہ 23-24)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانۂ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہو گئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہیے۔ پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ قیامِ مسجد میں نیت بہ اخلاص ہو۔ محض للہ اسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو۔ تب خدا برکت دے گا۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ مسجد مرصّع اور پکی عمارت کی ہو۔ بلکہ صرف زمین روک لینی چاہیے اور وہاں مسجد کی حد بندی کر دینی چاہیے اور بانس وغیرہ کا کوئی چھپر وغیرہ ڈال دو کہ بارش وغیرہ سے آرام ہو۔ خدا تعالیٰ تکلّفات کو پسند نہیں کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چند کھجوروں کی شاخوں کی تھی اور اسی طرح چلی آئی۔ پھر حضرت عثمانؓ نے اس لیے کہ ان کو عمارت کا شوق تھا۔ اپنے زمانہ میں اسے پختہ بنوایا۔ مجھے خیال آیا کرتا ہے کہ حضرت سلیمانؑ اور عثمانؓ کا قافیہ خوب ملتا ہے۔ شاید اسی مناسبت سے ان کو ان باتوں کا شوق تھا۔ غرضیکہ جماعت کی اپنی مسجد ہونی چاہیے جس میں اپنی جماعت کا امام ہو اور وعظ وغیرہ کرے اور جماعت کے لوگوں کو چاہیے کہ سب مل کی اسی مسجد میں نماز باجماعت ادا کیا کریں۔ جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے۔ پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے اور یہ وقت ہے کہ اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہیے اور ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو نظر انداز کر دینا چاہیے جو کہ پھوٹ کا باعث ہوتی ہیں۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ: 93)

سامعین! حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے وینکوور کینیڈا کی مسجد کے سنگ بنیاد کے موقع پر فرمایا۔

”ہم اس زمانے کے ابراہیم کو مان کر ہر قسم کے شرک سے بے زاری کا اظہار کرنے کا نعرہ لگاتے ہیں۔ لیکن مثلاً نمازوں کے اوقات ہیں۔ چھوٹے چھوٹے بُت اور خدا، نوکری کے، کاروبار کے، سستیوں کے ہم نے بنائے ہوئے ہیں ان کے پنجے سے نکلنا نہیں چاہتے۔ یا اس طرح نکلنے کی کوشش نہیں کرتے جس طرح کوشش کرنی چاہئے۔

صرف منہ سے یہ کہہ دینا کہ اے اللہ! ہمیں مقام ابراہیم پر فائز کر دے، کوئی فائدہ نہیں دے گا جب تک کہ وہ محبت اپنے دل میں پیدا نہ کریں جو ابراہیم علیہ السلام کو اپنے خدا سے تھی۔ جب تک ہم اپنے آپ کو مکمل طور پر خدا تعالیٰ کے احکامات کے سپرد نہ کر دیں۔ جب تک ہم اپنے تمام معاملات خدا پر نہ چھوڑ دیں اور عبادتوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کے ساتھ ساتھ جھوٹی اناؤں کو نہ چھوڑ دیں۔ جب تک ہم اپنے خاندانوں اور برادری کی بڑائی کے تکبر سے باہر نہ نکلیں۔ جب تک ہم اس چکر میں رہیں گے کہ میں سیّد ہوں یا مغل ہوں یا پٹھان ہوں یا جاٹ ہوں یا آرائیں ہوں، ان لفظوں سے جب تک باہر نہیں نکلیں گے جب تک ہم اپنے معیار اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق تقویٰ کو نہ بنالیں کوئی فائدہ نہیں۔ تو جب ہم یہ ساری چیزیں کر لیں گے تب ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم مقام ابراہیم پر قدم رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تب ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس مقام پر قدم رکھتے ہوئے اپنے تمام معاملات خدا تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں۔ تب ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں۔ تب ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم وفاداروں میں ہیں اور اس زمانے کے ابراہیم سے جو عہد بیعت ہم نے باندھا ہے اس کو پورا کرنے والے ہیں۔ پس جب ہم یہ معیار حاصل کر لیں گے یا حاصل کرنے کی کوشش کریں گے تو تب ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیاروں میں شامل سمجھے جائیں گے۔ اگر نہیں، تو پھر ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درختِ وجود کی سرسبز شاخیں نہیں سمجھے جاسکتے بلکہ ایک سوکھی ٹہنی کی طرح جس کو کوئی بھی باغبان برداشت نہیں کرتا، کاٹ کر پھینک دیئے جائیں گے کیونکہ ہم اس مقام کی پیروی نہیں کر رہے، اس مقام پر کھڑے نہیں ہو رہے جس مقام پر کھڑے ہونے کا امت محمدیہ کو حکم دیا گیا ہے۔ پس اس زمانے کے ابراہیم کو مان کر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشقِ صادق اور غلامِ صادق بھی ہے ہمیں اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی۔ اپنے دلوں میں ابراہیمی صفات پیدا کرنی ہوں گی۔ اپنے عملوں کو بھی، اپنی عبادتوں کو بھی اس تعلیم کے مطابق ڈھالنا ہو گا جس کا ہمیں خدا نے حکم دیا ہے۔ اپنی مساجد سے خدا کی وحدانیت کے نعروں کے ساتھ ساتھ پیار اور محبت اور اُلفت کے نعرے بھی لگانے ہوں گے تا کہ مقام ابراہیم پر کھڑا ہونے والے کہلا سکیں۔ ورنہ یہ بیعت کے دعوے کھوکھلے دعوے ہیں۔ عبادتوں کے یہ معیار قائم کئے بغیر اور عملوں کے یہ معیار قائم کئے بغیر ہم بھی وہیں کھڑے ہوں گے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آج وہ مسلمان کھڑے ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں مانا۔ جن کی مساجد بظاہر نماز پڑھنے والوں سے پُر لگتی ہیں، بھری ہوئی لگتی ہیں لیکن وہاں نفرتوں کے نعروں اور ایک دوسرے کا گلا کاٹنے کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا۔ وہاں جس مُلّاں کے قبضے میں منبر ہے وہ ہر دوسرے فرقے کے خلاف گالیاں بکنے کے علاوہ کچھ نہیں کہتا۔ جہاں جانے والے بعض شرفاء یہ کہہ کر اٹھ کر آجاتے ہیں کہ مولانا! ہم اسلام سیکھنے کے لئے آئے تھے گالیاں اور مغلظات سننے کے لئے نہیں آئے۔ تو بہرحال اس زمانے میں جب مسیح و مہدی کا ظہور ہو چکا ہے ان نام نہاد علماء نے اس کو نہ مان کر یہی کچھ کرنا تھا کیونکہ یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی تھی جس کا ایک حدیث میں اس طرح ذکر آتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہ رہے گا۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ اس زمانے کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر تو آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے۔ ان میں سے ہی فتنے اٹھیں گے اور انہیں میں لوٹ جائیں گے۔“

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب العلم الفصل الثالث روایت نمبر 276)

لیکن آپ لوگ جو ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان چکے ہیں واپس اس غار کی طرف نہ جائیں جہاں گہرے اندھیرے ہیں۔ بلکہ نیکیوں پر قائم ہوتے ہوئے مسجدوں کو بھلائی، خیر اور روشنی کے مینار بنائیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو ہماری اس مسجد میں اس نیّت سے داخل ہو گا کہ بھلائی کی بات سیکھے یا بھلائی کی بات جانے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہو گا۔ اور جو مسجد میں کسی اور نیّت سے آئے تو وہ اس شخص کی طرح ہو گا جو کسی ایسی چیز کو دیکھتا ہے جو اس کو حاصل نہیں ہو سکتی۔“

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 350 مطبوعہ بیروت)

اس کا مسجد میں آنا بے فائدہ ہے۔ کیونکہ مومنوں کی مساجد منافقین کے لئے، فتنہ پیدا کرنے والوں کے لئے نہیں ہوتیں۔ اللہ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک مسجد میں اس نیت سے داخل ہونے والا ہو کہ ایک خدا کی عبادت کرنی ہے اور بھلائی سیکھنی ہے اور پھر اس سیکھی ہوئی بھلائی کی بات پر خود بھی عمل کرنا ہے اور آگے بھی پھیلانا ہے۔

ہماری نیتیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہوں تاکہ ان لوگوں میں شامل ہوں جو جہاد کا ثواب لینے والے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی باتیں اور رنجشیں بھلائی اور خیر سے محروم کرنے والی نہ ہوں۔ ہمارا مسجدوں میں آنا ہمارے ماحول کے لئے خیر و برکات کا باعث ہو۔ نہ کہ دکھ اور تکلیف کا۔

پس جب اس نیّت سے ہر کوئی کوشش کر رہا ہو گا تو یہ کوششیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک یقیناً مقبول ہوں گی۔ اور جہاں یہ آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنائیں گی وہاں یہ ماحول میں محبتیں بھی بکھیر رہی ہوں گی۔ جماعت احمدیہ کی مساجد تو بہر حال بھلائی پھیلانے والی اور خیر پھیلانے والی ہیں۔ اس لئے ہر ایک کو یہاں آنا بھی اسی نیّت سے چاہئے۔ اگر کوئی فتنہ و فساد کی نیّت سے آئے گا تو اس کو کامیابی نہیں ہو سکتی۔ لیکن ہر احمدی کو اس لحاظ سے بھی اپنے ماحول کا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ کبھی کوئی شر جماعت کے اندر یا مساجد میں کامیاب نہ ہو۔ ہر احمدی کو بھلائی اور خیر کی تعلیم کو ہی ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے کیونکہ یہی چیز ہے جس نے اسلام کی صحیح تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کا کردار ادا کرنا ہے، بھولے بھٹکوں کو راستہ دکھانا ہے۔ یہ تعلیم پھیلانے میں مساجد ایک بہت بڑا کردار ادا کرتی ہیں۔ ہمیں اپنے عمل سے ثابت کرنا ہو گا کہ ہماری مساجد امن کا نشان ہیں، اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو اللہ تعالیٰ کے قریب لانے کی ضامن ہیں۔“

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”حقوق اللہ کی ادائیگیاں یہ ہیں کہ اللہ کا خوف اور اس کی خشیت دل میں رکھتے ہوئے اس کی عبادات بجا لائیں اور کوئی موقع اس کی عبادت کا اس کا قرب پانے کا اس کے ذکر سے اپنی زبانوں کو تر کرنے کا نہ چھوڑیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نمازوں کو جو اس کا حق ہے اس طرح ادا کرو۔ مردوں کے لئے نمازوں کا یہ حق ہے کہ پانچ وقت مسجد میں جا کے باجماعت ادا کی جائیں۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ اس زمانے میں یہ ادا کرنی مشکل ہیں، ہر جگہ مسجد نہیں ہوتی۔ مسجد نہیں ہوتی تو کوئی نہ کوئی جگہ تو ہوتی ہے۔ مسلمان کے لئے تو ساری زمین ہی مسجد بنائی گئی ہے۔ کام کا وقت ہوتا ہے اور اس وقت کام چھوڑنا بڑا مشکل کام ہے۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ کو پتہ نہیں تھا کہ ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں ملازم پیشہ کو اور کاروباری لوگوں کو کام بہت زیادہ کرنا پڑے گا اور لوگوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ تو غیب کا علم جانتا ہے اس کے تو علم میں ہے کہ کل کیا ہونے والا ہے اور سو سال کے بعد کیا ہونے والا ہے اور ہزار سال کے بعد کیا ہونے والا ہے۔ اور اس کے بعد کیا ہونا ہے اور کیسا زمانہ آنا ہے لیکن اس کے باوجود فرمایا کہ نمازوں کی طرف توجہ کرو گے تو نیکیوں پر قدم مارنے والے کہلاؤ گے، نیکیوں پر چلنے والے کہلاؤ گے۔ ورنہ مسیح و مہدی کو ماننے کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرنے کے باوجود کہ ہم نے زمانے کے امام کو مان لیا ہے، نیکیاں قائم کرنے والے اور نیکیوں پر عمل کرنے والے نہیں ہو گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو بڑا واضح حکم دیا ہے کہ نمازوں کو قائم کرو۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (النور:57)۔ نماز قائم کرو۔ اس کو مسجد میں جا کر ادا کرو...... نمازیں وقت پہ اور باجماعت ادا کرو گے تو پھر تم پر رحم کیا جائے گا۔ ورنہ نہ تم رحم کی توقع رکھو اور نہ ہی تمہارا یہ دعویٰ صحیح ہے کہ ہم نیکیوں پر قائم ہیں۔ کیونکہ نیکی پر چلنے والے، نیکی میں بڑھنے والے اس وقت کہلاؤ گے جب وقت پر نماز ادا کر رہے ہو گے، کیونکہ وقت پر نماز ادا کرنا بہت ضروری ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (النساء:104) نماز یقیناً مومنوں پر وقت پر ادا کرنا فرض ہے۔ تو نیکی یہی ہے کہ ایک تو نمازیں باجماعت ادا کی جائیں، دوسرے وقت پر ادا کی جائیں۔ اگر دنیا کی چکا چوند، کام کی مصروفیت، پیسے کمانے کا لالچ نمازوں سے روکتا ہے تو یہ نیکی نہیں ہے۔ اس لئے اپنی فکر کرو۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 ستمبر 2004ء)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

(کمپوزڈ: منہاس محمود۔ جرمنی)

* * * *